

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق انظہار حقانی

(قسط ۶۰)

استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۸۳-۱۹۸۴ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائیریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ وگردو پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائیریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

اضافہ مشاہرات:

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ میں دارالعلوم کے اساتذہ و عملہ کی تنخواہ میں اضافہ پر غور کرنے کے لئے جو ذیلی مالیاتی کمیٹی قائم کی گئی تھی اس نے اپنے ایک اجلاس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا اور حسب سابق اس سال بھی دارالعلوم کے اساتذہ، عملہ، دارالحفظ اور تعلیم القرآن مڈل سکول کے تمام اساتذہ و عملہ کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کی منظوری دے دی جس کا نفاذ یکم ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ سے کر دیا گیا ہے، جب کہ پچھلے کئی سال سے بھی حالات کے مطابق اضافہ مشاہرات ہوتا چلا آ رہا ہے۔

مولانا لطف اللہ جہانگیر وی کی فاضل دیوبند کی رحلت:

حضرت مولانا لطف اللہ صاحب فاضل دیوبند جو علمی و دینی مجاہدوں اور سرگرمیوں میں مولانا محمد

یوسف بنوریؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے ساتھی رہے اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے تاسیس اور ابتدائی دور کی تدریس میں بھی مولانا بنوریؒ کے خاص رفیق کا رتھے ۴ اگست کو انتقال فرما گئے نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے پڑھایا، مرحوم کے پسماندگان ولواحقین سے تعزیت فرمائی اور ان کے آبائی گاؤں جہانگیرہ تحصیل صوابی میں ان کی تدفین ہوئی

علامہ خالد محمود انگلینڈ کا دارالعلوم میں خطاب

۳۰ اگست: علامہ خالد محمود صاحب جو انگلینڈ میں دینی خدمات اور سرگرمیوں میں مصروف ہیں، 30 اگست کو دارالعلوم تشریف لائے۔ احقر سے ملاقات ہوئی اور کئی دینی امور پر تبادلہ خیال فرمایا۔ میری خواہش پر آپ نے دارالحدیث میں طلباء سے نہایت عالمانہ اور فاضلانہ خطاب بھی فرمایا جس سے طلباء بے حد محظوظ ہوئے۔

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی صحت:

شیخ الحدیث والد ماجد کی صحت میں اب الحمد للہ اس قدر افاقہ بھی ہو گیا ہے کہ اپنے دولت کدہ پر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ حقائق، السنن شرح ترمذی کا مسودہ بھی سن لیتے ہیں گھنٹہ دو گھنٹہ دارالعلوم کے دفتر میں بھی تشریف لے آتے ہیں، چند روز تک ان شاء اللہ اسباق پڑھانا بھی شروع کر دیں گے، ہسپتال میں داخلہ سے لے کر اب تک جن ہزاروں مخلصین نے تیمارداری اور صحت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا پورا حلقہ دارالعلوم ان کا شکر گزار ہے، حضرت کی زندگی میں سوائے ایک دفعہ سفر حج کے پہلی بار یہ موقعہ آیا کہ اکوڑہ خٹک کی عید گاہ آپ کی شرکت اور خطابت سے محروم رہی۔ اکوڑہ میں چالیس پچاس سال سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ عید کی نماز ایک جگہ پڑھی جاتی ہے شہر کا عید گاہ بھی ایک ہی ہے، جو دارالعلوم سے اب ملحق ہے جس میں اہل شہر کے علاوہ آس پاس کے اکثر دیہات سے بھی کافی لوگ تشریف لاتے ہیں، عیدین پر علی العموم تیس چالیس ہزار کا مجمع رہتا ہے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ بوجہ والد ماجد کی علالت کے احقر کو خطاب کرنا پڑا۔ پون گھنٹہ کے اس خطاب کو سارے مجمع نے بڑی دل جمعی اور سکون سے سنا اور عموماً پسند کیا۔ (یہ عید گاہ اکوڑہ خٹک میں عم محترم کا اولین خطاب ٹیپ ریکارڈ سے قلمبند کر کے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے ماہنامہ الحق کے اکتوبر ۱۹۸۳ء کے شمارہ میں ملت مسلمہ کی امتیازی شان کے عنوان سے شائع کروایا۔ مرتب: عرفان الحق)

ڈاکٹر مصلح الدین کی آمد:

۲۰ محرم الحرام کو صدر پاکستان کے تعلیمات اسلامی کے مشیر جناب ڈاکٹر مصلح الدین صاحب دارالعلوم

تشریف لائے، اسباق شروع تھے، طلبہ سے بھری درسگاہوں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے دارالحدیث میں چند منٹ درس بھی سنا، لائبریری میں کافی دیر تک، نادر نسخوں اور قلمی کتابوں سے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے رہے۔ دفتر الحق اور مؤتمر المصنفین میں تشریف لائے، زیر ترتیب بعض کتابیں دیکھیں دارالتجويد، میں طلباء کی قرأت اور عربی مکالمے سنے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث سے تفصیلی ملاقات کی اور کتاب الآراء میں اپنی گرانقدر رائے بھی ثبت فرمائی، اس سے قبل بھی ایک دوبار پہلے بھی آپ دارالعلوم تشریف لائے چکے ہیں ۸/ محرم کو مولانا عبدالقدوس ہاشمی حج و فاتی شرعی عدالت دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت شیخ الحدیث سے تبادلہ خیالات کیا۔

۱۶/ محرم کو مجلس تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت کے سکریٹری جنرل نے مولانا عبدالجید ندیم صاحب نے، والد محترم سے ان کے دولت کدہ پر ملاقات کی۔ پھر دارالعلوم تشریف لائے۔ اسی روز دوپہر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادے جناب مولانا سید ابومعاویہ بخاری اپنے رفقا کی ایک جماعت کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، حضرت شیخ الحدیث کی بیمار پرسی کی۔ عشاء کے بعد جامع مسجد دارالعلوم میں طلبہ سے خطاب فرمایا اور رات قیام کر کے دوسرے دن واپس تشریف لے گئے۔

مولانا رکن الدین غور غشتویؒ کا انتقال:

شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتوی کے بڑے صاحبزادہ مولانا رکن الدین صاحب عید الاضحیٰ کے بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں ”انا للہ وانا الیہ راجعون“۔

احقر ۹/ محرم الحرام کو ان کے گاؤں غور غشتی حاضر ہوا اور مولانا مرحوم کے صاحبزادوں سے اظہار تعزیت کیا بعد ازاں حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدینؒ اور مولانا قطب الدینؒ کے مزارات پر فاتحہ بھی پڑھی۔

”قادیان سے اسرائیل تک“ کی دوسری اشاعت:

مؤتمر المصنفین کی شائع کردہ کتاب ”قادیان سے اسرائیل تک“ کا پہلا ایڈیشن جو شائع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ لے لیا گیا تھا اور اب عرصہ سے نایاب ہو چکا تھا اور مانگ برابر جاری تھی۔ اب اسکا دوسرا ایڈیشن چھپ کر آگیا ہے۔

تبلیغی قافلوں کی آمد:

۲۳/ محرم الحرام سے حسب سابق امسال بھی تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی غرض سے دارالعلوم کے کئی اساتذہ و طلبہ کے قافلے رائے ونڈ روانہ ہوئے۔ احقر اور مولانا انوار الحق نے بھی شرکت اور اکابر علماء سے زیارت و ملاقات کی۔ دوسری طرف پشاور، کوہاٹ، دیر، چترال، سوات، باجوڑ

وغیرہ سے اجتماع میں شریک ہونے والے بڑے بڑے قافلے دارالعلوم آکر رکتے اور قدرے قیام کرتے رہے۔ ادھر کے اضلاع ملاکنڈ ایجنسی، کوہاٹ، دیر، چترال اور سوات وغیرہ کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ اجتماع کو جاتے اور واپس آتے وقت دارالعلوم ٹھہر کر یہاں کے اساتذہ و طلبہ سے ملاقات کرتے اور دارالعلوم دیکھتے ہیں۔ مہمانوں کی کثرت کے باعث جگہ جگہ روشنی کا انتظام کیا گیا۔ طلبہ نے بڑے سلیقے سے مہمانوں کی راہ نمائی اور خدمت کی۔ ان دنوں دارالعلوم باجماعت نمازوں میں مسجد اور اطراف بھر جاتے تھے۔

غربی جانب تین نئے مکانات کی تعمیر کا آغاز:

صفر ۱۴۰۴ھ / نومبر ۱۹۸۳ء: دارالعلوم حقانیہ کے مغربی جانب دارالمدرستین کے احاطہ میں اساتذہ کے لئے مکانات کی شدید ضرورت تھی، اس لئے فوری طور پر تین مکانات کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا۔ 21 محرم الحرام کو حضرت شیخ الحدیث نے سنگ بنیاد رکھا، دارالحدیث میں اس تعمیر میں خیر و برکت کی دعا ہوئی، اور بحمد اللہ کام تیزی سے شروع کر دیا گیا۔

شارجہ کے محکمہ اوقاف کے اہلکار اور مولانا مفتی احمد الرحمن کراچی کی آمد

۴ صفر کو جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم حضرت علامہ مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب دارالعلوم تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیث سے دفتر اہتمام میں ملاقات کی اور تبادلہ خیال کیا۔ ۵ صفر المظفر کو شارجہ کے محکمہ اوقاف کے ایک افسر جناب شعیب احمد علی صاحب دارالعلوم تشریف لائے، جمعہ کا دن تھا، عام تعطیل تھی، احقر سے ملاقات کی اور پھر میرے ہمراہ دارالعلوم کی لائبریری ”مؤتمر المصنفین“ دارالتجويد اور مختلف شعبے دیکھے تو بے حد محظوظ ہوئے اور طلبہ سے بہت اچھا تاثر لیا۔ مولانا فہیم، فرزند حضرت بخاریؒ مولانا عبدالجید ندیم، مولانا عبدالقدوس ہاشمی اور غلام محمد اسماعیل کی آمد:

۱۰ صفر کو مولانا محمد فہیم صاحب (دوبئی) اپنے چند رفقاء کے ساتھ تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی جناب احقر سے بھی ملے اور میرے دورہ مصر و سعودی عرب کے موقع پر دوبئی کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا۔

۱۴ صفر کو لندن سے جناب غلام محمد اسماعیل اپنے رفقاء کے ہمراہ دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت شیخ الحدیث کی ملاقات کی اور احقر سے مؤتمر المصنفین کی بعض کتابوں بالخصوص ’اسلام اور عصر حاضر‘ کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

ختم بخاری برائے ایصال ثواب و رفع مشکلات:

۲۰ نومبر کو ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی۔ دارالعلوم کے فاضل اساتذہ اور طلباء دارالحدیث میں جمع ہوئے اور بخاری شریف کا ختم کیا گیا۔ حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب، حضرت علامہ شمس الحق افغانی، مولانا عبدالحلیم زروبوی و جملہ اکابر دیوبند اور امت مسلمہ کی روحوں کو ایصال ثواب کیا گیا۔ دارالعلوم کے فضلاء، معاونین، منتظمین و متعلقین سب کی ترقی درجات کی دعائیں کی گئیں اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث والد صاحب نے مختصر خطاب بھی فرمایا۔

نادیۃ الادب کا قیام اور ایک تربیتی تقریب:

احقر کی ہمیشہ دیرینہ خواہش تھی کہ طلبہ علمی، ادبی، تاریخی، تحریری اور تقریری صلاحیتیں اجاگر ہوں۔ زمانہ کے حالات، انقلابات اور جدید نظریات، الحاد و ہدایت اور فرقہ ہائے باطلہ کے مقابلہ کے لئے بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کے مطابق تیاری کریں۔ چنانچہ اسی غرض سے دیئے ہوئے خاکے کے مطابق مولانا عبدالقیوم حقانی نے دارالعلوم کے بعض دیگر فاضل اساتذہ کے تعاون سے طلبہ کی ایک علمی مجلس ”نادیۃ الادب“ کے نام سے قائم کی جس سے دارالعلوم کے طلبہ میں علمی و مطالعاتی ذوق کی نئی لہر دوڑی، موصوف کے علاوہ نادیۃ الادب کے طلبہ کو دارالعلوم کے دیگر اساتذہ مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب، مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب، مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب فانی کا تعاون بھی حاصل رہے گا۔

سردست اس سلسلہ میں ”نادیۃ الادب“ کی ایک تربیتی تقریب منعقد ہوئی جس کی تین نشستیں ہوئیں۔

۷ دسمبر کو بعد از نماز عشاء حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی نے جہاد اکبر کے موضوع پر اسلاف امت اور اکابر علماء دیوبند کے علمی و عملی اور روحانی ترقیات و مراتب اور جہاد و بانفس کے عبرت انگیز واقعات اور مؤثر تاریخ بیان فرمائی اور طلباء کو اپنے اسلاف کی طرح خلوص و للہیت اختیار کرنے کی دلنشین انداز سے تلقین کی جبکہ اسی روز بعد العصر مولانا ضیاء الرحمن فارقی (فیصل آباد) نے حضرت شیخ الہند اور اکابر علماء دیوبند کے عظیم تاریخی کردار کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ دوسرے روز 8 دسمبر کو تیسرے اجلاس میں مولانا عبداللطیف صاحب (جہلم) نے خلافت راشدہ پر سیر حاصل عالمانہ بحث کی اور موجودہ دور میں اس مسئلہ کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ہر سہ حضرات نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات بھی کی۔

حضرت شیخ الحدیث کے چچا زاد بھائی کا انتقال

7 دسمبر 1983ء حضرت شیخ الحدیث کے چچا زاد بھائی جناب عبدالہادی صاحب جو کافی عرصہ سے علیل اور صاحب فراش تھے انتقال کر گئے۔ مرحوم حضرت شیخ کو بے حد عزیز اور خاندانی بزرگ تھے۔

دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ علاقہ بھر کے لوگ جوں جوں خبر ہوتی رہی، پہنچتے رہے۔ تاکہ جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر سکیں۔ 2 بجے ظہر کو نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث نے پڑھائی۔

آفیسرز کے تربیتی کورس کے شرکا حقانیہ میں: 20,21 دسمبر حسب سابق اس سال بھی رورل اکیڈمی پشاور کے زیر اہتمام ملک بھر سے چاروں صوبوں اور مختلف اضلاع کے 23 بڑے آفیسرز دو روز کے تربیتی پروگرام پر دارالعلوم تشریف لائے اور یہاں کے دئے ہوئے مرتب پروگرام کے مطابق علمی استفادہ کرتے رہے۔ احقر کے درس ترمذی میں شرکت کی غرض سے دورہ حدیث کے طلباء کیساتھ چٹائیوں پر گھلے ملے بیٹھے رہے۔ اسکے علاوہ دارالعلوم کے فاضل اساتذہ کرام مولانا مفتی محمد فرید صاحب، مولانا غلام الرحمن صاحب، مولانا قاری عبداللہ صاحب اور احقر نے مستقل طور پر مختلف موضوعات پر لیکچر دئے۔ جاتے وقت اکیڈمی کے چیئرمین نے کہا کہ ہم اپنے سہ ماہی تربیتی پروگرام میں دارالعلوم میں گذرے ہوئے دو روز کو تمام کورس کی روح سمجھتے ہیں۔

.....1984ء کی ڈائری.....

مدرسہ امینہ دہلی کے مہتمم اور مجاہد خلیفہ عبدالواحد کی آمد: ۱۲ جنوری ۱۹۸۴ء کو مدرسہ امینہ دہلی کے مہتمم مولانا مفتی محمد ضیاء الحق صاحب تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں احقر سے ملاقات کی۔ دارالعلوم کے تمام شعبہ جات دیکھے۔ اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے بھی ان کے دولت کدہ پر ملاقات کی۔

۲۰ جنوری حرکت انقلاب اسلامی کے امیر جناب خلیفہ عبدالواحد صاحب مجاہدین کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ دارالعلوم تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی اور بعض اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کے ساتھ مولانا حمد اللہ جان صاحب ڈاگئی بھی اس موقع پر موجود تھے۔

ڈاکٹر محمد رحمان کی اہلیہ کی رحلت پر شیخ الحدیث کا تعزیت کے لئے جانا

پچھلے ماہ جناح ہسپتال کراچی کے شعبہ امراض قلب کے ماہر سرجن ڈاکٹر محمد رحمان صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال فرما گئی۔ سرجن صاحب موصوف کا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے مخلصانہ تعلق ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ڈاکٹر صاحب کی تعزیت کے لئے ان کے گاؤں بدنی ضلع پشاور بھی تشریف لے گئے۔

برساتی نالہ کی تعمیر اور نئی زمین کی احاطہ بندی

دارالمدرسین کے تین نئے زیر تعمیر مکانات مکمل ہو گئے ہیں مغربی جانب کے برساتی نالہ کی تعمیر کا کام جاری ہے جس پر ایک لاکھ روپے سے زائد مصارف آئینگے اسی طرح دارالعلوم کے جنوب میں عید گاہ کے مشرق میں نئی خرید شدہ زمین کی حد بندی کا کام بھی ہو رہا ہے۔

سعودی ثقافتی بیورو اور مولانا سید طاہر شاہ مردان کے ورثاء کی طرف سے ہدیہ کتب

سفارت مملکت عربیہ سعودیہ کے تعلیمی اور ثقافتی بیورو واقعہ لاہور کے ذریعہ کتابوں کا اہم ذخیرہ دارالعلوم کو موصول ہوا، اسی طرح میرے دورہ مصر کے دوران شیخ الازہر اور مجمع الجوٹ الاسلامیہ کی طرف سے دی گئی کتابیں بھی کتب خانہ کو دی گئیں۔ اسی طرح مولانا سید طاہر شاہ مرحوم گڑھی دولت زئی مردان کے ورثاء نے ان کی تقریباً ایک سو کتابیں دارالعلوم میں داخل کیں۔

عالمی و ملکی اصحاب علم و فضل کا ورود

دارالعلوم میں ملک و بیرون ملک کے کئی اہم اصحاب علم و فضل نے قدم رنج فرما کر دارالعلوم کو دیکھا اور حضرت مدظلہ کی زیارت کی ان شخصیات میں مولانا رشید الدین حمیدی مہتمم مدرسہ شاہی مراد آباد انڈیا، مولانا عبدالحفیظ مکی خادم خاص و خلیفہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مکہ معظمہ، جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب انجمن خدام القرآن لاہور، مولانا عبداللہ خلیفی مشیر صدر پاکستان اور ان کے ہمراہ وفد علماء بلوچستان۔ وفد علماء راولپنڈی و اسلام آباد (بہ سلسلہ تبلیغی جماعت) مولانا ابراہیم لونٹھ جو ہانسبرگ افریقہ شامل ہیں

اسیر مالٹا مولانا عزیز گل کی ملاقات کے لئے حاضری

احقر اپنے بعض احباب اور اساتذہ دارالعلوم مولانا عبد القیوم حقانی، برادر مر مولانا انوار الحق، مولانا محمد ابراہیم اور جناب ممتاز خان کی معیت میں بقیۃ السلف مولانا عزیز گل مدظلہ اسیر مالٹا کی ملاقات اور مزاج پرسی کے لئے ان کے گاؤں گیا، کافی وقت تک ان کی خدمت میں رہے مولانا کی بینائی بے حد کمزور ہے مگر بحمد اللہ عمومی صحت تسلی بخش ہے۔

نادیۃ الادب کی دوسری تربیتی تقریب:

۸ مارچ نادیۃ الادب کی دوسری تربیتی تقریب منعقد ہوئی جس میں جامعہ امداد العلوم پشاور کے شیخ الحدیث مولانا حسن جان صاحب نے رہبریت اور طلبہ کی اخلاقی تربیت کے موضوع پر ایک جامع لیکچر دیا۔ ان سے قبل احقر نے اپنے مختصر خطاب میں سال رواں میں نادیۃ الادب کے شرکاء کی بہترین کارکردگی

پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور ان کے مطالعاتی اور تعلیمی تحریریں اور تقریری سرگرمیوں کی تحسین اور آئندہ سال سے نادیۃ الادب کو بھی باقاعدہ طور پر دارالعلوم کا شعبہ بنادینے کی تجویز پیش کی۔ نادیۃ الادب کی لائبریری کے لئے علمی و ادبی لٹریچر مہیا کرنے کا ارادہ بھی کیا ہے اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازے امین۔

اسی نشست میں مولانا مفتی غلام الرحمن کی اسلام اور سوشلزم اور مولانا عبدالقیوم حقانی نے نادیۃ الادب کے شرکاء کی ذمہ داریوں کے موضوعات پر لیکچرز دئے۔ دوسری نشست عشاء کے بعد دارالعلوم کی جامع مسجد میں منعقد ہوئی جس میں دارالعلوم کے اساتذہ مولانا مغفور اللہ صاحب نے مسئلہ خلافت و امامت اور مولانا اسید اللہ صاحب نے مسئلہ علم غیب اور مسئلہ حاضر و ناظر پر سیر حاصل بحث کی۔ طلبہ کو مزید اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دی۔

مولانا معراج الحق صدر المدرسین دیوبند کی آمد:

رجب ۱۴۰۴ھ / اپریل ۱۹۸۴ء: دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین مولانا معراج الحق صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیثؒ نے معزز مہمان کو ظہرانہ دیا۔ کافی دیر تک مجلس جمی رہی جس میں دارالعلوم کے اساتذہ بھی شریک تھے۔ اس دوران طلبہ دارالحدیث میں جمع ہو گئے جہاں معزز مہمان نے خطاب کرنا تھا۔ جب معزز مہمان حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دارالعلوم کے اکابر اساتذہ کی معیت میں دارالحدیث اور معزز مہمان دونوں ایک مسند پر تشریف فرما ہوئے تو منظر دیدنی تھا۔

حضرت شیخ، دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ، مادر علمی دارالعلوم دیوبند سے آئے ہوئے قابل قدر مہمان کے اکرام میں نچھاور ہو رہے تھے۔ اس موقع پر سفر پر تھا لہذا تقریب کے آغاز میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت شیخ الحدیث، دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ کی طرف سے ضیف محترم کو خوش آمدید کہا اور ان کی تشریف آوری کا شکر یہ ادا کیا۔ اور حاضرین سے مہمان کا تعارف، دارالعلوم دیوبند کے بحران میں دارالعلوم دیوبند سے ربط اور تعلیمی و اشاعتی خدمات اور اب جہاد افغانستان میں فضلاء حقانیہ کا مجاہدانہ اور قائدانہ کردار دارالعلوم دیوبند کے مشن کی تکمیل میں دارالعلوم حقانیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا معراج الحق صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ:

”واقعہ میراجی بھی یہی چاہتا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کے درودیوار سے لپٹ جاؤں اس لئے ان کی تہہ میں بالاکوٹ کے شہدا کا خون موجود ہے۔ شاہ اسماعیل شہید اور سید احمد شہید نے جب سکھوں سے جنگ لڑی تو اکوڑہ میں پڑاؤ ڈالا تھا اور یہاں ان کے رفقاء شہید ہوئے تھے۔ اسی سرزمین میں ان کے خون کی کھا د موجود ہے اس لئے تو آج یہاں کے پتھروں سے دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں علوم و معارف کے

چشمے جاری ہیں۔ جو ایک عالم کو سیراب کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ دارالعلوم حقانیہ آکر مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں دارالعلوم دیوبند میں آگیا ہوں مجھے یہاں کسی قسم کی اجنبیت محسوس نہیں ہوئی۔ فرمایا: دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم حقانیہ کو اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھتا ہے۔ یہ ادارہ دارالعلوم دیوبند کا روحانی فرزند ہے، جس کے اعلیٰ کردار پر دارالعلوم دیوبند کو فخر ہے۔ ہمیں یہ جان کر اور بھی مسرت ہوتی ہے کہ اس وقت روسی سامراج کے خلاف دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء برسرِ پیکار ہیں اور پھر دارالعلوم دیوبند کے ایامِ بحران اور اس کے حالات واقعات تفصیل سے بیان فرمائے۔ اور فرمایا اب وہاں کی تعلیمی اور انتظامی کارکردگی پر امن اور حسبِ معمول جاری ہے۔

ضیف محترم نے رات کو دارالعلوم میں قیام فرمایا۔ مغرب کا کھانا حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ بیٹھک میں تناول فرمایا۔ صبح رواں لگی ہوئی تو جاتے ہوئے فرمایا: مجھے یہاں پہنچ کر جو اطمینان اور سکون حاصل ہوا تھا اب جاتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مسافر اپنے گھر سے سفر کے لئے رخت سفر باندھ رہا ہو۔

مولانا سلّٰح مدنی اور مولانا مصطفیٰ حسن مدنی کی آمد

۱۷ اپریل کو مولانا محمد اسحاق صاحب مدنی کشمیری جو جامعہ اسلامیہ مدینہ کے فارغ التحصیل اور آزاد کشمیر کی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ہیں اس وقت دہلی میں سعودی عرب کی طرف سے دینی و علمی اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اپنے سفر پاکستان کے دوران دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے رات کا قیام احقر کے ہاں رہا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور دارالعلوم دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

۱۸ اپریل، مولانا مصطفیٰ حسن صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی جو بحرین میں اہم دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ رات کا قیام دارالعلوم میں کیا۔ صبح شیخ الحدیث مدظلہ اور احقر سے ملاقات کے بعد اور واپس تشریف لے گئے۔

مختلف مدارس کی تقریبات میں مولانا سمیع الحق کی شرکت

صالح خانہ چراٹ میں ایک دینی مدرسہ کے سالانہ امتحانات کے تقریب میں احقر نے شرکت کی اور نماز جمعہ میں علاقہ بھر سے آئے ہوئے لوگوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب بھی کیا۔ صالح خانہ چراٹ کے مذکورہ مدرسہ کو دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کی خدمات حاصل ہیں۔ محمد لہو مدرسہ حسن طریقہ سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔

۲۰ اپریل، مصری بانڈہ کے مدرسہ حفظ القرآن کے امتحانات میں شرکت کی اور نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

۲۷/ اپریل، جامعہ اسلامیہ تنگی کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی۔ اور نماز عصر کے بعد ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ جامعہ اسلامیہ تنگی کو دارالعلوم حقانیہ کے اولین و قدیم فضلاء کی خدمات حاصل ہیں۔ مولانا حبیب اللہ صاحب حقانی اور ان کے رفقاء کے مخلصانہ خدمات کا نتیجہ ہے۔ کہ آج جامعہ اسلامیہ تعلیم و تدریس اور تربیت و انتظام کے لحاظ سے ایک معیاری مدرسہ بن چکا ہے۔ جامعہ اسلامیہ کے پروگرام سے فارغ ہو کر رات کو ترنگ زئی گیا، جہاں جامعہ محمودیہ کی تقریب دستار بندی میں شرکت کی اور علاقہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔

دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ امتحانات:

۲۵/ اپریل: سے دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ تقریری و تحریری امتحانات کا سلسلہ شروع ہوا جو آٹھ دن تک جاری رہا۔ ۵/ مئی سے وفاق المدارس العربیہ کے بورڈ کے امتحانات میں شرکت کرنے والے دورہ حدیث اور نچلے درجوں کے طلباء کے امتحانات شروع ہوئے اور ہفتہ بھر جاری رہے، وفاق کے امتحانات کے سلسلہ میں دارالعلوم کے اساتذہ بھی کراچی اور چارسدہ وغیرہ کے مختلف مدارس امتحانات کی نگرانی کے امور پر تعینات رہے۔

تقریب ختم بخاری و دستار بندی حفاظ کرام

۳/ مئی ۱۹۸۴: کو دارالعلوم میں ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی۔ تاریخ کی تشہیر نہیں کی گئی مگر پھر بھی یہ اطلاع پھیل گئی تھی اور مخلصین و متعلقین اور قرب و جوار کے علماء و فضلاء کا ایک بڑا مجمع ہو گیا۔ عصر کے بعد دارالعلوم کی مسجد میں ختم بخاری ہونا تھا۔ جب کہ اس سے قبل دارالحفظ والتجوید کے طلبہ کی اپنے اساتذہ کی نگرانی میں ایک تربیتی نشست ہوئی۔ جس میں حفظ و قرأت کے علاوہ ان طلبہ کے درمیان اردو، فارسی اور عربی میں تقریریں اور مکالمے ہوئے اور باہر سے آئے ہوئے مہمان، طلبہ کی اعلیٰ صلاحیتوں کے مظاہرے اور اساتذہ کی تعلیم و تربیت سے حد درجہ متاثر ہوئے اور دینی و روحانی حظ حاصل کیا۔

نماز عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیث مدظلہ تشریف لائے۔ پہلے دارالحفظ کے طلبہ کی دستار بندی ہوئی۔ اور ان میں دارالعلوم کی جانب سے کامل حفظ کی سندات تقسیم کی گئیں۔ حضرت شیخ الحدیث اور اکابر اساتذہ اپنے ہاتھوں سے طلبہ کے سر پر گڑی باندھتے اور سند عطا فرماتے اس کے بعد شیخ الحدیث مدظلہ نے صحیح بخاری کی آخری حدیث کا مفصل درس دیا رخصت ہونے والے طلبہ کو دفاع اور مستقبل کی ذمہ داریوں سے متعلق خصوصی ہدایات دیں۔ گھنٹہ سوا گھنٹہ کے اس خطاب کو احقر نے خود اسی وقت قلم بند کر لیا ہے، نماز مغرب میں تھوڑا وقت باقی تھا کہ یہ مبارک تقریب اختتام کو پہنچی۔